الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **Farrukh**

Address : **Karachi**

Subject : **AQAID**

Writer : محمد زبیر

Serial No : **15923**

Date : **7/5/2012**

Contact No:

Email :

Since my childhood i use to observe Niaz (In the name of Allah) was done in our family and was distributed among the neighbors, family and poor people. Nowadays what i hear is that it is a bidah and it is not allowed in Islam.

It is true that some people nowadays are giving Niaz (in the name of some one other than Allah) which is by virtue of Quran altogether not allowed.

I have read in some article Sheikh Abdul Qadir Jilani uses to give Niaz in the name of Allah. Kindly provide me with your opinion on this one.

ہمارے یہاں بچپن میں اللہ تعالیٰ کے نام پر نذر و نیاز مانا جاتا تھا اور اسکو پڑوسیوں، رشتداروں اور غریبوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا تھا، مگر اِن دنوں میں نے سُنا ہے کہ یہ بدعت ہے اور اسلام میں اسکی اجازت نہیں، کیا یہ بات درست ہے کہ اِن دنوں بعض لوگ غیراللہ کے نام پر بھی نیازات دیتے ہیں اور قران میں اسکی اجازت نہیں، میں نے پڑھا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اللہ تعالیٰ کے نام پر نیازات دیتے تھے، برائے مہربانی اس پر تسلی بخش جواب دے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو نیاز یا نذر وغیرہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی غیر کی خوشنودی کیلئے کی جائے یہ شرک عملی ہے جو کسی صورت جائز نہیں خواہ پیدائش کے وقت کی جائے یا بعد میں۔ اور وہ عمل جو عبادت سمجھ کر کیا جائے اور اس پر ثواب کی بھی امید ہو مگر شریعت مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہ ہونے کیساتھ ساتھ وہ شرعی ضابطوں سے بھی متصادم ہوتا ہو یہ بدعت کہلاتا ہے۔ یہ بھی ناجائز اور واجب الترک ہے۔ جبکہ وہ عمل جس کا شرعاً ثبوت ہونے کیساتھ ساتھ اس پر اجر و ثواب بھی بیان کیا گیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کر کے اس کا اجر و ثواب کسی بھی زندہ یا مردہ کو بخش دیا جائے تو یہ بلاشبہ جائز ہے اور ایصالِ ثواب کیلئے بہترین عمل ہے۔

فی البحر: اما النذر الذی ینذره اکثر العوام علی ما هو المشاهد (الی قوله) فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه: منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لأنه عبادة والعبادة لا تکون للمخلوق ومنها أن المنذور له میت والمیت لا یملك ومنها أنه أن أن المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالی واعتقاده ذلك کفر۔ (۲/۵۲۰)

وفی الدر: واعلم أن النذر الذی یقع للأموات من اکثر العوام وما

(جاری ہے)

يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقرباً اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام مالم يقصدوا صرفها الفقراء الأنام وقد ابتلى الناس بذلك - (۲/۴۳۹) والله اعلم بالصواب

محمد زبیر عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۲۵- محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

الجواب صحيح
نادر جان
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۲۶ / ۱ / ۱۴۳۳ھ

الجواب صحيح
دار الافتاء جامعه بنوریه
۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحيح
عبد الله شوکت
دار الافتاء جامعه بنوریه
۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۱۵۹۲۳
۹/۲/۱۴۳۳ھ
جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

24/12/12